احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 23۔جون 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 136 | سوموار 17 صفر المظفر 1418ھ 23 احسان 1376ھش 23 جون 1997ء

جماعت احمدیہ امریکہ کے 49 ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح

بیت الرحمان امریکہ میں خطبہ کے ذریعے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جلسہ کا آغاز فرمایا

یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر امریکہ سے دنیا بھر میں لائیو نشر کیا گیا

امریکہ - 20- جون 1997ء ٭ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الرحمان امریکہ میں خطبہ کے ذریعے جماعت احمدیہ امریکہ کے 49 ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ یہ خطبہ امریکہ سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو دکھایا گیا۔ پاکستان کے وقت کے مطابق خطبہ رات ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوا۔ ایک بجے کے قریب ختم ہوا۔

اس خطبہ میں حضرت صاحب نے بچوں کی تربیت کے بارے میں اس نکتہ کو وضاحت سے بیان فرمایا کہ بچوں کو اپنے دین کی باتوں پر فخر کرنا سکھائیں نیکی کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو نیکی کی حکمت بتا کر نیکیوں پر پختہ کریں۔ تاکہ وہ بڑے ہو کر امریکی ماحول سے متاثر ہونے کی بجائے ان کو متاثر کرنے والے ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ امریکہ کی تبدیلی بہت بڑی تبدیلی ہے اگر ہم نے یہ تبدیلی نہ کی تو اور کون کرے گا۔ ساری دنیا میں احمدی تبدیلیاں پیدا کر رہے ہیں امریکہ میں اگر 5 ہزار ایسے احمدی پیدا ہو جائیں جو روحانی تبدیلی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو سارے امریکہ کو بچایا جاسکتا ہے۔

حضرت صاحب نے وہاڑی کے سابق امیر محترم چوہدری عتیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ کی راہ میں خدا میں جان قربان کرنے کا ذکر کرتے ہوئے ان کے اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا۔

ایک واقف زندگی مکرم رشید احمد صاحب زیروی کی دل کے دورے سے وفات کا بھی حضرت صاحب نے ذکر فرمایا اور ان کی وفات کو ایک رنگ میں راہ خدا میں جان پیش کرنا قرار دیا۔ ہر دو وفات یافتگان کا جنازہ غائب پڑھنے کا بھی اعلان فرمایا۔

محترم چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ:21 جون وہاڑی کے سابق امیر جماعت محترم چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ کو کل 20 جون 1996ء کو شام چھ بجے کے قریب سپرد خاک کر دیا گیا۔ 19 جون کو انہوں نے اپنی جان راہ مولا میں قربان کر دی تھی۔

موصوف کا جسد خاکی 20 جون کی صبح دس بجے وہاڑی سے روانہ ہوا اور تین بج کر دس منٹ پر دار الضیافت ربوہ پہنچا۔ جمعہ کے وقت اعلان کر دیا گیا تھا کہ محترم باجوہ صاحب کا جنازہ بیت المبارک میں عصر کے بعد ہو گا۔ ساڑھے چار بجے کے قریب جنازہ دار الضیافت سے بیت المبارک لیجایا گیا۔ تابوت کو ایک چارپائی پر رکھا گیا تھا جس کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھے گئے تھے تاکہ زیادہ لوگ جنازہ کو کندھا دے سکیں۔

بیت المبارک میں عصر کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا جس میں اہل ربوہ کے علاوہ دور و نزدیک سے آئے ہوئے بعض احباب نے بھی شرکت کی۔ جنازہ کے بعد جسد خاکی کو عام قبرستان نمبر1 میں لیجایا گیا جہاں تدفین عمل میں آئی۔ یہاں بھی قبر تیار ہونے کے بعد مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے فرمایا۔

اے احمدی عالمو' ادیبو' مصنفو' سیاست دانو' وجاہت والو' عہدہ دارو' منصب جلیلہ پر فائز ہونے والو اور اے وکیلو' ڈاکٹرو' تاجرو' پیشہ ورو صناعو اور موجدو یعنی مختلف کاموں کے اہلو اور ہاں میری طرح بعض نااہلو!

الفضل کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بازو سمجھ کر اسے مضبوط کرو اور اگر وہ کمزور ہونے لگے تو اپنے خون سے اسے قوی اور طاقت ور بناؤ۔ نیز اسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لہلہاتا اور سرسبز باغ تصور کر کے اپنی قلموں کے پانی سے اس کی آب پاشی کرو۔

اخروی زندگی میں ترقیات کا غیر متناہی دور ہو گا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو سہارا دینے کے لئے اور اس کی مدد کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک قربانی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے پیار کا بھی اظہار کرتا ہے اور اپنے حسن واحسان کے جلوے بھی اسے دکھاتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک انسانی فطرت اور اس کی جدوجہد کے نتیجہ میں اسے جو کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کے مطابق ہوتا ہے لیکن وہ وہاں کھڑا نہیں رہتا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ اگرچہ میں نے تمہیں روحانی ترقیات کی طاقتیں تو دی تھیں لیکن تم نے ایک امتحان پاس کر لیا اب تمہیں مزید کچھ نہیں ملے گا۔ مزید امتحان کا دروازہ کھولا جانا بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس کے بغیر تو زندگی کا کوئی لطف نہیں اس ورلی زندگی کے متعلق بھی ہمارے سامنے یہی تصویر رکھی گئی ہے اور اخروی زندگی کے متعلق بھی یہی تصویر رکھی گئی ہے۔

بعض ناسمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب انسان جنت میں جائے گا تو گویا اس کو سب کچھ مل گیا۔ ابھی سب کچھ نہیں ملا۔ کیونکہ سب کچھ ملنے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کے اوپر مزید ترقیات کے دروازے بند ہو گئے۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے کہ اخروی زندگی میں ارتقاء کا غیر متناہی دور ہو گا البتہ وہاں دنیوی رنگ کے امتحان نہیں ہوں گے وہ تو دنیا ہی اور رنگ کی ہے جس کے متعلق بتانے والے (ﷺ) نے بتایا کہ نہ تمہاری آنکھ اسے دیکھ سکتی ہے نہ تمہارے کان اسے سن سکتے ہیں اور نہ تمہاری عقل اس کا احاطہ کر سکتی ہے مثالوں میں ہمیں سمجھایا گیا ہے اور وہ یہی ہے کہ وہ دار ابتلاء نہیں ہے۔ ہماری زندگی جو ابتلاء اور امتحانوں کی زندگی ہے اس سے تو وہ مختلف ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہاں ترقیات کے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بھی زیادہ حاصل کرنے کا امکان نہیں ہے البتہ کسی طریق پر انسان زیادہ سے زیادہ

باقی صفحہ 7 پر

تقریب شادی

○ مکرم رانا مبارک احمد خان صاحب قائد مجلس چک 2/TDA ابن مکرم چوہدری کرامت اللہ خان صاحب کی شادی مورخہ 27-11-96 ہمراہ عزیزہ عابدہ الماس صاحبہ بنت چوہدری نصراللہ خان صاحب چک نمبر 2/TDA ضلع خوشاب کے ساتھ منعقد ہوئی۔ مکرم رانا مبارک احمد خان صاحب کے دادا چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے اور دربان حضرت اماں جان کی سعادت بھی حاصل رہی۔ احباب دعا کریں خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس شادی کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

عبادت کے لئے تکمیل عملی ضروری شئے ہے ورنہ وہ محض ایک کھیل ہو گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

23- احسان 1376 ھش   23- جون 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

○ کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذّات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ (دین حق) اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت (دین حق) کا منشاء نہیں۔ (دین حق) تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے' اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے' تو اس سے مواخذہ ہو گا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو۔ اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔

○ اگر انسان کی زندگی کا یہ مدعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خورد و نوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے' تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلّب ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قویٰ کو بیکار کر لے گا۔ یہ صاف بات ہے کہ جس مطلب کے لئے کوئی چیز ہم لیتے ہیں اگر وہ وہی کام نہ دے' تو اسے بیکار قرار دیتے ہیں۔ مثلاً ایک لکڑی کرسی یا میز بنانے کے واسطے لیں اور اس کام کے ناقابل ثابت ہو تو ہم اسے ایندھن ہی بنا لیں گے۔ اسی طرح پر انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادت الٰہی ہے' لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بیکار کر لیتا ہے' تو خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

○ متقی کا لفظ باب افتعال سے آتا ہے اور یہ باب تصنع کے لئے آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ متقی کو بڑا مجاہدہ اور کوشش کرنی پڑتی ہے اور اس حالت میں وہ نفس لوامہ کے نیچے ہوتا ہے اور جب حیوانی زندگی بسر کرتا ہے' اس وقت امارہ کے نیچے ہوتا ہے اور مجاہدہ کی حالت سے نکل کر جب غالب آجاتا ہے' تو مطمئنہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ متقی نفس امارہ کی حالت سے نکل کر آتا ہے اور لوامہ کے نیچے ہوتا ہے۔ اسی لئے متقی کی شان میں آیا ہے کہ وہ (عبادت) کو کھڑی کرتے ہیں۔ گویا اس میں بھی ایک قسم کی لڑائی ہی کی حالت ہوتی ہے۔ وساوس اور اوہام آ کر حیران کرتے ہیں۔ مگر وہ گھبراتا نہیں اور یہ وساوس اس کو درماندہ نہیں کر سکتے۔ وہ بار بار خدا تعالیٰ کی استعانت چاہتا ہے اور خدا کے حضور چلاتا اور روتا ہے' یہاں تک کہ غالب آجاتا ہے۔ ایسا ہی مال کے خرچ کرنے میں بھی شیطان اس کو روکتا ہے اور اسراف اور انفاق فی سبیل اللہ کو یکساں دکھاتا ہے حالانکہ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسراف کرنے والا اپنے مال کو ضائع کرتا ہے' مگر فی سبیل اللہ خرچ کرنے والا اس کو پھر پاتا ہے اور خرچ سے زیادہ پاتا ہے۔

○ بات یہ ہے کہ صلاح کی حالت میں انسان کو ضروری ہے کہ ہر ایک قسم کے فساد سے خواہ وہ عقائد کے متعلق ہو یا اعمال کے متعلق' پاک ہو۔ جیسے انسان کا بدن صلاحیت کی حالت اس وقت رکھتا ہے' جبکہ سب اخلاط اعتدال کی حالت پر ہوں اور کوئی کم زیادہ نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی خلط بھی بڑھ جائے' تو جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر روح کی صلاحیت کا مدار بھی اعتدال پر ہے۔ اسی کا نام (کلام الٰہی) کی اصطلاح میں اَلصراط المستقیم ہے۔ صلاح کی حالت میں انسان محض خدا کا ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حالت تھی۔ اور رفتہ رفتہ صالح انسان ترقی کرتا ہوا مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور یہاں ہی اس کا انشراح صدر ہوتا ہے۔

○ کلام الٰہی ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اعمال صالحہ جو (کلام الٰہی) کی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک شجر طیب کی مثال جو (کلام الٰہی) میں دی گئی ہے۔ بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ ان میں پیدا ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنے ایمان میں نشوونما کا مادہ نہیں رکھتا' بلکہ اس کا ایمان مردہ ہے' تو اس پر اعمال صالحہ کے طیب اشجار کے بارور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے (-) ان لوگوں کا راستہ جس پر تو نے انعام کیا۔ یہ راہ کوئی بے ثمر اور حیران اور سرگردان کرنے والی نہیں ہے' بلکہ اس پر چل کر انسان بامراد اور کامیاب ہوتا ہے اور عبادت کے لئے تکمیلِ عملی ضروری شئے ہے' ورنہ وہ محض ایک کھیل ہو گا' کیونکہ درخت اگر پھل نہ دے' خواہ وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو' مفید نہیں ہو سکتا۔

شاہراہِ زندگی پر نقشِ پا ہوں آپ کے
رہنمایانِ زمانہ رہنما ہوں آپ کے
آپ کی خاطر زمانہ گوش بر آواز ہو
آپ کے گرویدہ ہوں اہلِ وفا ہوں آپ کے
مل گئی جن کو فراست کی متاعِ بے بہا
وہ سفر میں ساتھ دیں اور ناخدا ہوں آپ کے

ابوالاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

امر واقعہ یہ ہے کہ خرچ کرنے والے کے تقویٰ کا پیسہ دینے والے کے تقویٰ سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جہاں خرچ کرنے والوں کا تقویٰ اونچا ہو وہاں خدا کی راہ میں قربانی کرنے والوں کا تقویٰ بھی خود بخود اونچا ہوتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ احمدیت سے باہر اکثر چندہ مانگنے والوں کی یہی مصیبت ہے۔ بے شمار روپیہ پڑا ہوا ہے اور بے شمار ایسے دل بھی ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہتے ہیں مگر بعض قوموں کی بدبختی ہے کہ وہاں تقویٰ کے ساتھ خرچ کرنے والے نہیں ملتے اس لئے دلوں میں گانٹھیں پڑ گئی ہیں۔ دینے والا ہاتھ کھلتا نہیں ہے کیونکہ وہ لمبے تجربہ کی بناء پر جانتا ہے کہ اس قوم کے چندہ لینے والوں نے دیانت کا کبھی مظاہر نہیں کیا وہ لیتے کسی اور نام پر ہیں۔ اور خرچ کسی اور نام پر کرتے ہیں۔ ان کی شکلیں بتا رہی ہوتی ہیں کہ وہ مانگنے والے ہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے لوگ نہیں ہیں' پس یہ بیماری جب بہت بڑھ جاتی ہے تو پھر قوم کے لئے ایک کوڑھ کی شکل اختیار کر جاتی ہے۔ لیکن اگر اس کا ابھی آغاز ہی ہو تب بھی نقصان پہنچتا ہے اور بالعموم دینے والوں کے جو مختلف اتار چڑھاؤ آپ کو نظر آئیں گے ان کا تعلق خرچ کرنے والوں کے تقویٰ کے اتار چڑھاؤ سے ضرور ہو گا۔

پس یہ امر نہایت ضروری ہے کہ دنیا کے جس گوشہ میں بھی سلسلہ کے اموال وصول ہو رہے ہیں اور جس کونے میں بھی خرچ کئے جا رہے ہیں وہاں تقویٰ کے معیار کو دونوں طرف سے اونچا کیا جائے۔ دینے والوں کے معیار ہی کو نہیں بلکہ خرچ کرنے والوں کے معیار کو بھی اونچا کیا جائے۔

بے احتیاطی کی جو صورتیں میرے سامنے آ رہی ہیں جن کی طرف مختلف وقتوں میں توجہ بھی دلائی جاتی رہی ہے ان میں جہاں تک ہمارے مشنز کا تعلق ہے یا پاکستان میں جو جماعتی ادارے کام کر رہے ہیں۔ ان کا تعلق ہے تین چار ایسے شعبے ہیں جہاں بے احتیاطی کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں ایک بجلی کا خرچ ہے دوسرا ٹیلیفون کا خرچ ہے تیسرا مہمان نوازی کا خرچ ہے اور چوتھا سفر خرچ ہے۔ یہ چار شعبے ہیں جہاں سے بے احتیاطی شروع ہوتی ہے۔ اور جب یہ بے احتیاطی آگے بڑھ جائے تو پھر بددیانتی شروع ہو جاتی ہے جو پھر ہر شعبہ پر اثر انداز ہونے لگتی ہے۔(-) اگر خدا کسی کی پردہ پوشی نہ فرمائے تو میں کہہ نہیں سکتا مگر بظاہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بددیانتی کی کوئی مثال میرے سامنے نہیں آئی۔ بہت ہی شاذ کے طور پر جماعت میں بددیانتی کے بعض واقعات ہوتے ہیں مگر ضروری نہیں کہ وہ کارکنان ہی ہوں' چندہ وصول کرنے والوں میں بھی ہو سکتے ہیں۔ ویسے بھی یہ عملاً ناممکن ہے کہ کسی قوم کے معیار کو اتنا بلند کر دیا جائے کہ ایک فرد بشر بھی کوئی کمزوری نہ دکھائے۔ کوشش تو ہونی چاہئے مگر بہرحال یہ ایک ایسا آئیڈیل ہے جسے انسان کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ پس جہاں تک عام معیار کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی واضح بددیانتی موجود نہیں لیکن بے احتیاطی کی بددیانتی ضرور موجود ہے اور یہ وقت ہے کہ ہم اسے سختی کے ساتھ دبا دیں۔

ایک آدمی جو انگلستان یا امریکہ میں بیٹھا ہوا اپنے خرچ پر اپنے گھر فون نہیں کر سکتا اگر اس کو یہ سہولت ہو کہ جماعت کے خرچ پر (جب کہ کوئی نہیں دیکھ رہا) جتنا چاہے فون کر لے تو اس کا ہر لمحہ جو فون پر گزرتا ہے اگر اس کا دل کٹ نہیں رہا کہ جماعت کا اتنا خرچ ہو رہا ہے تو اس کو میں بے احتیاطی کہتا ہوں جو بددیانتی پر منتج ہوتی ہے۔ انسان خواہ واضح طور پر یہ بات سوچے یا نہ سوچے لیکن اس کا بہترین حل یہ ہے کہ ہر وہ خرچ جو اپنے طور پر وہ کر سکتا ہے اگر اس خرچ کے وقت اس کو تکلیف ہوتی ہے اور جماعت کے اسی قسم کے خرچ پر اسے تکلیف نہیں ہوتی تو ایسا شخص تقویٰ کے معیار سے گرا ہوا ہے۔ بجلی کے بلب اور ٹیوبیں وغیر جل رہی ہیں تو جلتی چلی جا رہی ہیں' پرواہ ہی کوئی نہیں جب کہ اس کی وجہ سے بے شمار خرچ ہو جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں گرمی کی ضرورت پڑتی ہے گیس جل رہی ہے اور بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ جل رہی ہے' کھڑکیاں بھی کھلی ہیں تب بھی کوئی پرواہ نہیں۔ ان چیزوں کو آپ بے احتیاطیاں کہیں گے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ یہ بے احتیاطیاں بے دردی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں بے دردی' بے حسی اور تقویٰ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ دراصل ایسی بے حسی جو فرق کر کے دکھائے کہ جماعت کے خرچ میں تو موجود ہو لیکن ذاتی خرچ میں موجود نہ ہو تو وہ تقویٰ کے خلاف ہے۔ یہی صورت حال بالآخر بددیانتی پر منتج ہوتی ہے۔ اسی لئے اب ہم نے آڈٹ کے نظام کو زیادہ منظم کیا ہے اور اس پر بہت زیادہ زور دیا جا رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر جگہ آزاد آڈیٹر یعنی حساب کی پڑتال کرنے والے ہوں جماعتی نظام سے بالکل آزاد ہوں۔ وہ رپورٹیں براہ راست مجھے بھجوائیں کیونکہ آڈٹ کی رپورٹ پر ایک سرسری نظر ڈالنے ہی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کس ملک میں کیا کیا ہو رہا ہے۔

ویسے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے مواقع پیش نہیں آنے چاہئیں کہ آڈٹ کے نظام پر اتنا زور دینا پڑے کیونکہ آڈٹ کا نظام بھی درحقیقت اموال کی صحیح اور پوری حفاظت نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی بیرونی نگران اموال کی سچی اور حقیقی حفاظت کر ہی نہیں سکتا۔ یہ تو تقویٰ ہی ہے جسے خدا تعالیٰ نے ایک اندرونی نگران مقرر فرما دیا ہے اور یہ وہ نگران ہے جس کا براہ راست خدائے عالم الغیب و الشہادہ سے تعلق ہے۔ کیونکہ تقویٰ خدا کی ذات سے پھوٹتا ہے۔ اس کا رب کریم کے ساتھ ایک مستقل رشتہ اور ہمیشہ کا رابطہ ہے۔ اس لئے اس کو بھی خدا تعالیٰ نے عالم الغیب و الشہادہ کی صفات عطا فرما دی ہیں۔ تقویٰ کی آنکھ وہ بھی دیکھ رہی ہوتی ہے جو بیرونی آڈٹ کو نظر آتا ہے اور وہ بھی دیکھ رہی ہوتی ہے جو بیرونی آڈٹ کو نظر ہی نہیں آسکتا۔ تقویٰ کی آنکھ ان باریکیوں تک بھی چلی جاتی ہے۔ جو نیتوں کے پردوں کے پیچھے چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہئے کہ وہ تقویٰ کی بصیرت کو تیز کریں اور اسی کو اپنا نگران بنائیں۔ اگر آپ اس طرح کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کے اموال میں بھی ہر لحاظ سے برکت پڑے گی اور جماعت کے اموال میں بھی۔

پس تقویٰ کے ساتھ خرچ کیا جانے والا آنہ ایک آنے کی قیمت نہیں دیتا وہ بعض دفعہ لاکھوں روپے کی قیمت دے دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو اللہ پر ایمان لانے والے ہی سمجھ سکتے ہیں' دنیا دار کو اس بات کی سمجھ ہی نہیں آسکتی۔ اور پھر تقویٰ کے لئے ایسے بے شمار دور رس نتائج ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں جو آئندہ نسلوں تک بھی پہنچتے ہیں۔ اس لئے اس بارہ میں جتنی بھی تاکید کی جائے کم ہے کہ خرچ کرنے والے تقویٰ کے معیار پر قائم ہوں اور اگر کسی کی آنکھ کے سامنے ان کے نقائص نہیں بھی آتے تب بھی خدا کا خوف ہونا چاہئے کیونکہ دنیا کے اموال میں بے جا تصرف کرنا بھی ایک بددیانتی اور مکروہ چیز ہے لیکن وہ مال جو دینے والوں نے پتہ نہیں کس پاکیزہ نیت کے ساتھ اور کس کس پیار اور محبت کے ساتھ اور کیا کیا قربانیاں کرتے ہوئے اپنے رب کے حضور پیش کیا اس مال پر منہ مارنا تو نہایت ہی گندی حرکت ہے۔ دنیا کے عام معیار سے بہت زیادہ گری ہوئی بات ہے۔

ہمارے ہاں واقفین کی ایک اور بھی قسم ہے جو جماعت کے لئے کماتی ہے اور خرچ بھی کرتی ہے میری مراد ان ڈاکٹروں سے ہے جو افریقہ کے مختلف ممالک کے علاوہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھی کام کر رہے ہیں۔ اگر وہ دنیا میں ویسے کمائی کے لئے نکلتے تو ہزارہا اور بعض صورتوں میں لکھوکھہا روپیہ بھی کما سکتے تھے کیونکہ سرجن وغیرہ کی مالی لحاظ سے بہت بڑی قیمت ہوتی ہے۔ آج کل تو امریکہ اور انگلستان وغیرہ میں ایسے ایسے ماہر سرجن ہیں جن کی سالانہ آمد لکھوکھہا ڈالر یا پونڈ تک جا پہنچتی ہے اور عملاً یوں لگتا ہے جیسے سرجن سونے کی کان تک پہنچ گیا ہے۔ دوسرے ڈاکٹروں کی بھی بعض ملکوں میں بہت قیمت ہے۔ پاکستان میں بھی آج کل تجربہ کار ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے علاج بہت مہنگے ہو گئے ہیں۔ اتنے مہنگے ہو گئے ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیماری سے مرنا بہتر ہے بجائے اس کے کہ ڈاکٹروں کو پیسے دے کر مرے۔ واقعی علاج کروانا بعض صورتوں میں ناقابل برداشت ہے۔ پس اگرچہ ایسی صورت میں ڈاکٹروں کا زندگیاں وقف کر دینا ایک بہت عظیم الشان خدمت ہے اور تقویٰ کا بہت اونچا مقام ہے۔ بشرطیکہ اس کے تقاضے پورے کئے جائیں ورنہ اگر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش تو کر دیں لیکن وقف کے تقاضے پورے نہ کریں تو پھر یہ انتہائی گری ہوئی بات بن جاتی ہے۔

جہاں تک میرے سرسری جائزہ کا تعلق ہے مجھے بعض خطرات دکھائی دینے لگے ہیں۔ بعض دفعہ آڈٹ کی رپورٹ نہ بھی پہنچ رہی ہو تب بھی عمومی بے برکتی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ خرابی ضرور موجود ہے جس سے عمومی بے برکتی کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ جماعت کے ہسپتالوں میں مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ جہاں پہلے واقفین ڈاکٹرز کے کام میں غیر معمولی برکت تھی' ایک خوشی اور بشاشت کا ماحول تھا' ارد گرد کے سارے لوگ خوش تھے' تعریفوں کے خطوط آتے تھے اور ان کے ہاتھوں میں شفاء بہت تھی اب اس کے برعکس صورت پیدا ہو گئی ہے اور ان کے خلاف شکایتیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آڈیٹر خواہ پکڑ سکے یا نہ پکڑ سکے جب عموماً خلق خدا ناراض ہونی شروع ہو جائے' خلق خدا میں بے چینی پیدا ہو جائے تو اس کا مطلب ہے ضرور کچھ نہ کچھ غلط ہو رہا ہے۔ جب کام کرنے والوں کی نیتیں بگڑتی ہیں تو پھر بے برکتی ضرور پیدا ہوتی ہے۔

(از خطبہ 4- اپریل 1986ء)

> ## ایک اچھی بات
> آخرت کا ڈر انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے چشمے کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

مالی معاملات میں واقفین نو اور ان کے خاندانوں کی ذمہ داری

○ واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں۔ اس ضمن میں ایک اہم بات جو بتانی چاہتا ہوں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے واقفین کی تحریک کے ساتھ ایک یہ بھی تحریک فرمائی کہ امیر گھروں کے بچوں کے لئے گھر کے باقی افراد کو یہ قربانی کرنی چاہئے کہ اس کے وقف کی وجہ سے اس کے لئے خصوصیت کے ساتھ کچھ مالی مراعات مہیا کریں اور یہ سمجھیں کہ جتنا مالی لحاظ سے ہم اس کو بے نیاز بنائیں گے اتنا بہتر رنگ میں وہ قومی ذمہ داریوں کی امانت کا حق ادا کر سکے گا۔ اس نصیحت کا اطلاق صرف امیر گھرانوں پر نہیں بلکہ غریب گھرانوں پر بھی ہوتا ہے۔ ہر واقف زندگی گھر کو یعنی ہر گھر جس میں کوئی واقف زندگی ہے آج ہی

باقی صفحہ 6 پر

نور الدین خوشنویس

ممنونِ احسان

حضرت پیر منظور محمد صاحب

حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا (-) سے میرا تعلق اس وقت قائم ہوا جب کہ کتابت شروع کرنے کا ابتدائی زمانہ تھا۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ میں بھی حضرت پیر صاحب کے پاس جاؤں اور درخواست کروں کہ آپ مجھے بطور یسرنا (-) کتابت سکھا دیں۔ یہ غالباً 1939ء کی بات ہے۔ میں جب حضرت پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ "جسے ہم نے یسرنا (-) کی کتابت سکھائی ہے صرف وہی اس کی کتابت کر سکتا ہے۔" میں نے کہا بہت اچھا میں اس کی مشق شروع کرتا ہوں آپ اصلاح فرما دیا کریں۔ چنانچہ میں نے مشق شروع کر دی اور شاید ایک ڈیڑھ ماہ میں مشق مکمل کر لی اور حضرت پیر صاحب نے فرمایا "اب ٹھیک ہے۔" اس وقت یسرنا (-) کی کتابت مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی کیا کرتے تھے۔ مجھے کچھ متفرق کام جو مل جاتا میں کر لیا کرتا تھا مثلاً کبھی کچھ اخبار نور کا اور کبھی حضرت مہاشہ فضل حسین صاحب مہتمم احمدیہ بکڈپو کا کام کر لیتا تھا بعد ازاں رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کی کتابت 1943ء سے 1947ء تک یعنی قادیان سے منتقلی تک کی۔ پھر اخبار الحکم کی کتابت بھی کرتا رہا جبکہ اس کی ادارت حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی فرما رہے تھے جو ان کی وفات کے ساتھ ہی بند ہو گیا۔ یہ تو ضمنی باتیں تھیں اصل ذکر حضرت پیر منظور محمد صاحب کا ہو رہا تھا۔ چونکہ وہ میری کتابت کا ابتدائی زمانہ تھا لہٰذا مالی تنگی بھی تھی۔ ایسے وقت میں حضرت پیر صاحب کی حوصلہ افزائی میرے کام آئی اور میں نے کام جاری رکھا اور 1945ء میں ہی حضرت پیر صاحب نے مجھے یسرنا (-) کا کچھ کام دینا شروع کر دیا حتیٰ کہ 1946ء میں حمائل شریف بطرز یسرنا (-) کا کام نصف مجھے اور نصف محترم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی کو دیا جو تا منتقلی پاکستان لکھی جاتی رہی اور اس طرح میری کتابت کی خوشحالی کا دور شروع ہوا جس کے لئے میں حضرت پیر صاحب کا انتہائی ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے جسے میں عمر بھر نہیں بھلا سکتا۔ اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب کو اس کا بہترین بدلہ دے اور جنت میں درجات بلند فرمائے۔ آمین!

غالباً 1945ء میں ہی حضرت پیر صاحب کا مضمون "ہستی باری تعالیٰ" ریویو آف ریلیجنز اردو میں شائع ہو جسے حضرت صوفی عبد القدیر صاحب نیاز ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے کئی قسطوں میں شائع کیا۔ شاید آخری قسط تھی کہ خاکسار حضرت پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہ عاجز چونکہ کتابت میں غلطی شاذ ہی کرتا تھا حضرت پیر صاحب نے خوش ہو کر بطور انعام مجھے پانچ روپے دیئے اور فرمایا "تم نے کوئی تصنیف بھی کی ہے؟" یہ ان کی حسن ظنی تھی ورنہ من آنم کہ من دانم۔ یہ آپ کی طرف سے میری دلجوئی اور حوصلہ افزائی تھی جو آپ کے مضمون "کی صحیح کتابت کی وجہ سے تھی۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا مجھ پر اتنا بڑا احسان ہے جس کا بدلہ میں کبھی نہیں چکا سکتا۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک دن میں قلعہ صوبا سنگھ سے لاہور آ رہا تھا کہ بدوملہی کے بازار میں حضرت شاہ صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ فرمانے لگے "آپ کہاں ہوتے ہیں؟" میں نے عرض کیا قلعہ صوبا سنگھ میں رہتا ہوں۔ فرمایا "میں چاہتا ہوں آپ ربوہ چلیں۔" میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں آپ میرے لئے ربوہ میں رہائش کا بندوبست کروا دیں۔ ان دنوں لاہور کے ساتھ بسلسلہ کتابت تعلق تھا کیونکہ رسالہ "عالمگیر" جو کہ حافظ محمد عالم صاحب مالک عالمگیر پریس سید مٹھا بازار لاہور سے شائع کرتے تھے اس کی کتابت میں قلعہ صوبا سنگھ کی رہائش کے دوران بھی کرتا تھا۔

حضرت شاہ صاحب نے مجھے تانگے پر بٹھا لیا اور اپنی کوٹھی (متصل ریلوے اسٹیشن بدوملہی) میں لے آئے وہاں سے ہی ریل پر سوار ہو کر میں نے لاہور جانا تھا۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں ایک چٹھی حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے نام لکھ دیتا ہوں رتن باغ (جودھامل بلڈنگ) میں جا کر یہ چٹھی حضرت میاں صاحب کو دے دینا۔" میں چٹھی لے کر لاہور کے لئے روانہ ہو گیا اور حضرت میاں صاحب کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضرت میاں صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ "میں تو پہلے ہی چاہتا تھا کہ تم ربوہ چلو۔" چنانچہ حضرت میاں صاحب نے منظوری دے دی۔ اس کے بعد دفتر اصلاح وارشاد نے مجھے خط لکھا تو میں نے انہیں جواب دیا کہ خاکسار ربوہ آنے کے لئے حاضر ہے آپ میرے لئے جس وقت بھی رہائش کا انتظام کر دیں گے حاضر ہو جاؤں گا۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد جب میرے لئے مکان تیار ہو گیا (اس وقت بیرکس گرا کر کچے مکان بنتے تھے) تو میں گھر کا سامان سمیٹ کر عازم ربوہ ہو گیا۔ یہاں ریلوے سٹیشن کے پاس مجھے کوارٹر مل گیا۔ یہ حضرت شاہ صاحب کا مجھ پر کتنا بڑا احسان تھا جسے میں تمام عمر فراموش نہیں کر سکتا کہ میرے کتنے ہی اور ہم پیشہ تھے جن میں سے صرف مجھے ربوہ لائے اور اللہ تعالیٰ نے خدمت سلسلہ کی توفیق بخشی۔ اور اس خدمت میں ایسی برکت دی کہ صرف ایک سال بعد یعنی 1953ء میں میں نے اپنا مکان بھی بنا لیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بھی اس عاجز پر بہت احسانات ہیں۔ سب سے پہلا احسان تو یہی ہے کہ مجھے ربوہ لانے کے لئے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تجویز کی منظوری دی جس کا یہ عاجز از حد ممنون ہے۔

1945ء میں حضرت میاں صاحب نے کتاب "(-) ہدایت" تصنیف فرمائی جو جلسہ سالانہ 1945ء پر شائع ہوئی۔ پھر یہ معرکۃ الآراء کتاب بعض ترامیم کے ساتھ مشاورت 1946ء پر بار دوم شائع ہوئی۔ اس کی کتابت دونوں مرتبہ میں نے ہی کی جس سے حضرت میاں صاحب بہت خوش تھے اور نہایت شفقت اور محبت کا اظہار فرمایا کرتے۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو اس کا بہترین اجر دے۔

جب حضرت میاں صاحب نے دوسری دفعہ بعد ترامیم خاکسار کو مسودہ دینا شروع کیا تو اسی مطبوعہ کتاب "(-) ہدایت" کے اوراق پر ہی ترمیم کر کے دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک جزء جو مجھے دی (ایک جزء 16 صفحات کی ہوتی تھی) تو اس کے اوپر ایک سلپ لگا کر یہ رقم فرمایا کہ "اگر یہ جزء بغیر غلطی کے لکھی گئی تو میں سمجھوں گا کہ تم سمجھ کر لکھتے ہو۔" اللہ کی شان کہ وہ جزء بغیر غلطیوں کے لکھی گئی جس پر حضرت میاں صاحب بہت خوش ہوئے اور میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی کہ میرا یہ کام حضرت میاں صاحب کی خوشنودی کا باعث ہوا۔

ایک احسان حضرت میاں صاحب کا خاکسار پر ساری عمر جاری رہا کہ جب کوئی تصنیف فرماتے تو وہ بالعموم مجھ سے ہی کتابت کرواتے مثلاً حضرت میاں صاحب کی تصنیف "سیرۃ خاتم النبیین" حصہ چہارم جزء اول مجھ سے اس وقت کتابت کروائی جب خاکسار قلعہ صوبا سنگھ میں رہائش رکھتا تھا اور جہاں لاہور سے آنا جانا سخت دشوار تھا۔ ان دنوں حضرت میاں صاحب جودھامل بلڈنگز میں ہی مقیم تھے۔ مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب کتابت شدہ آٹھ صفحے میرے پاس سے لے آتے تھے اور حضرت میاں صاحب سے پڑھوا کر میرے پاس درستی کے لئے آتے تھے اور تا اختتام کتابت یہ سلسلہ جاری رہا۔ باوجود اس کے کہ لاہور شہر میں اور بھی بہت سے کاتب موجود تھے مگر میرے ساتھ حضرت میاں صاحب کا کچھ ایسا شفقت و محبت کا سلوک تھا کہ مجھ سے ہی کام لینا پسند فرماتے تھے۔ یہ حضرت میاں صاحب کا احسان کا سلوک ایسا تھا کہ میں جتنا بھی ان کا شکریہ ادا کروں اتنا ہی کم ہے۔

بسلسلہ کتابت حضرت میاں صاحب کا یہ بھی طریق تھا کہ اگر آپ کی کوئی تالیف حضرت میاں محمد یامین صاحب نے بھی شائع کرنا ہوتی تو اس کے مسودہ پر حضرت میاں صاحب ایک سلپ پن کر دیتے کہ اس کی کتابت نور الدین سے کروائیں۔ الغرض حضرت میاں صاحب کی نظر التفات و کرم مجھ پر ایسی تھی کہ تاحیات اس میں فرق نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

ایک دفعہ حضرت میاں صاحب نے مجھے اپنی کوٹھی پر بلایا غالباً "خاندانی منصوبہ بندی" والی چھوٹی سی تصنیف تھی۔ آپ کی طبیعت کچھ ناساز تھی۔ آپ اس کے مسودہ پر نظر ثانی فرما رہے تھے۔ میں آپ کے پاس ہی بیٹھا تھا۔ ایک فقرہ لکھا اور مجھے فرمایا "دیکھو یہ فقرہ میں نے ٹھیک لکھا ہے؟" اللہ اللہ! ایک عالم بے بدل اور کتنی ہی کتابوں کے مصنف اور ایک ناچیز اور کم علم سے فرما رہے ہیں کہ "دیکھو میں نے یہ فقرہ ٹھیک لکھا ہے۔" یہ میری دلنوازی ہی تھی ورنہ من آنم کہ من دانم۔ الغرض حضرت میاں صاحب کے مجھ پر بے شمار احسانات تھے جن کو یاد کر کے دل ہمیشہ آپ کے احسانات اور آپ کی شفقت و محبت کے زیر بار ہی رہتا ہے اور ان کے لئے دعائیں کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو اعلیٰ علیین میں بلند درجات عطا فرمائے اور وہ اس ناچیز کو اس دنیا میں جس طرح نوازتے تھے اس دنیا میں بھی آپ کی معیت نصیب ہو اور وہ وہاں بھی اسی طرح شفقت اور پیار سے نوازتے رہیں۔

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کے بھی اس عاجز پر 1952ء سے لے کر جبکہ حضرت مولانا نے رسالہ "الفرقان" کا ربوہ سے اجراء فرمایا ان کی وفات مئی 1977ء تک بے شمار احسانات ہیں جن کا یہ عاجز ممنون احسان ہے۔ اس دوران سوائے اس کے دو سال تک درمیان میں میں نے الفرقان کی کتابت نہیں کی باقی ان کے وصال تک میں ہی الفرقان کی کتابت کرتا رہا اور اس سارے عرصہ میں حضرت مولانا کی طرف سے مجھ پر بہت پیار و محبت کا سلوک رہا جس کا میں از حد ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔

محترم آغا سیف اللہ صاحب مینجر روزنامہ الفضل

آخر پر میں مکرم آغا سیف اللہ صاحب کا بھی میں بے حد ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے ازراہ کرم اس خادم کے نام الفضل اعزازی طور پر جاری کر رکھا ہے ورنہ اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید میں مستقل طور پر الفضل نہ پڑھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

میں الفضل اچٹتی نظر سے نہیں پڑھتا بلکہ بنظر تعمق شروع سے آخر تک سمجھ کر پڑھتا ہوں اور یہ میری عادت ہو گئی ہے کہ جب تک لفظ بلفظ نہ پڑھ لوں چین نہیں آتا۔ اور پھر موجودہ صورت میں الفضل میں مضامین اتنے متنوع ہوتے ہیں کہ کوئی بھی چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ محترم سیفی صاحب نے اس میں عجیب رنگ بھر دیا ہے۔

○○○

منور احمد

کپاس کا کیڑوں سے تحفظ

کپاس کے زیادہ اہم کیڑے مندرجہ ذیل ہیں۔

دیمک (Termite) یہ کیڑے زمین کے اندر گھر بنا کر خاندان کی صورت میں رہتے ہیں۔ کارکن کیڑے خاندان کے لئے خوراک مہیا کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ نقصان کا موجب یہی کارکن ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ ہلکا پیلا ہوتا ہے۔ یہ پودوں کی جڑوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اور تنے کے اندر داخل ہو کر اسے کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ اور اگر پودوں کو اوپر کی طرف کھینچا جائے تو آسانی سے زمین کی سطح کے قریب ٹوٹ جاتے ہیں۔

انسداد ہپٹا کلور فلڈ کریں۔

کالے سر والے جھینگر (Black Head Cricket) صوبہ پنجاب میں بعض میدانی علاقوں میں ڈیرہ غازی خاں اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں کالے سر والے جھینگر کپاس کی اگتی ہوئی فصل کو نقصان پہنچاتے ہیں نئے کاشت شدہ کھیتوں میں بیج کو زمین سے نکال لیتے ہیں۔ اور کھا جاتے ہیں۔ اور چھوٹے پودوں کو کاٹ کاٹ کر زمین پر گرا دیتے ہیں۔

انسداد ارتھن یا سیون کھیتوں کی وٹوں پر دھوڑا کریں۔

ٹوکا یا ٹڈا (Grass Hoppeks) یہ بھورے مٹیالے رنگ کے چھوٹے چھوٹے ٹڈے ہوتے ہیں۔ جو کپاس کے کھیتوں میں ادھر ادھر پھدکتے نظر آتے ہیں۔ یہ کیڑے اگتے ہوئے پودوں کو کاٹ کاٹ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ گرم اور خشک موسم ان کیڑوں کی افزائش میں معاون ہوتا ہے۔

انسداد ارتھن کا دھوڑا راکھ کے ساتھ ملا کر کریں۔ یا میتھائل پراتھان کا سپرے کریں۔

تھرپس (Thrips) یہ نہایت ہی چھوٹا سا رس چوسنے والا کیڑا ہے اس کی زردی مائل اور بھورے اور کالے رنگ کی دونوں اقسام ہی کپاس پر حملہ کرتی ہیں۔ بچے بے پر اور بالغ کے پر لمبے اور کنارے جھالر دار ہوتے ہیں۔ بچے اور بالغ پتوں کی سطح کو رگڑ کر رس چوستے ہیں۔ پتوں کی نچلی سطح چاندی کی طرح چمکیلی ہو جاتی ہے۔ رس چوسنے کی وجہ سے پتے چڑ مڑ ہو جاتے ہیں۔ ان کا حملہ کپاس کے اگتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ مادہ نرم پتوں اور شاخوں میں ڈھیریوں کی شکل میں انڈے دیتی ہے۔ جن میں 5 تا 9 دن میں بچے نکل آتے ہیں۔

انسداد میتھائل پراتھان کا سپرے کریں۔ یا پرفلیتھان کا سپرے کریں۔

مائٹ (Mites) مائیٹس کی آٹھ ٹانگیں ہوتی ہیں۔ یہ قد میں کافی چھوٹی ہوتی ہے یہ صرف محدب عدسہ کی مدد سے پتوں پر نظر آسکتی ہیں۔ ابتداء میں مائٹ کا حملہ کھیت میں ٹکڑیوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جو جلد ہی سارے کھیت کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اس کا حملہ گرم موسم اور خشک اور موسم میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی ایک اور وجہ پائرا تھرائیڈز کا بے جا استعمال بھی ہے۔ اس کی دو اقسام دیکھنے کو ملتی ہیں۔

سرخ مائٹ (Red Spider-Mite)
اس مائٹ کی مادہ کا رنگت سرخی یا سبزی مائل زرد ہوتا ہے۔ پیٹھ پر دو سرخ رنگ کے دھبے سے ہوتے ہیں۔ انڈے ہلکے پیلے رنگ کے اور خشخاش کے دانوں جیسے گول گول سے ہوتے ہیں۔ مادہ پتوں کی نچلی طرف پتوں کی رگوں کے ساتھ ساتھ انڈے دیتی ہے۔ جن میں موسم اور درجہ حرارت کی مناسبت سے 3 تا 8 دن میں بچے نکل آتے ہیں۔ لاروے کی چھ ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اور یہ ہلکے سبزی مائل زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ مائٹ کے بالغ ہونے پر اس کی ٹانگیں آٹھ ہو جاتی ہیں۔ مادہ قد میں بڑی اور جسامت میں بھی چوڑی ہوتی ہے۔

سرخ مائٹ حملہ کے شروع میں پتوں پر ہلکے سبزے سے لے کر سفیدی مائل پیلے رنگ کے دھبے بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ بعد میں حملہ شدہ پتے سرخی مائل پیلے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اور گر جاتے ہیں۔ ان جالوں کے نیچے مائٹ کی قریباً تمام حالتیں موجود ہوتی ہیں۔

سبز یا چوڑی مائٹ (Broaomite)
جسم کا رنگ زرد یا سبزی مائل زرد ہوتا ہے۔ قد میں ذرا چھوٹی لیکن جسم چپٹا ہوتا ہے۔ یہ مائٹ سارا موسم ہی موجود رہتی ہے۔ پتوں کا رس چوس کر نقصان پہنچاتی ہے۔ حملہ کی صورت میں پتوں کا رنگ پہلے بہت گہرا سبز ہو جاتا ہے۔ اور پتوں کے کنارے اندر کی جانب مڑ جاتے ہیں۔ اور بعد میں اکثر پتے کٹے پھٹے پودوں پر نظر آتے ہیں۔ لیکن گرتے نہیں۔ پتوں کے کناروں اور نوک پر اس مائٹ کے حملہ کی علامات عموماً بہت دیر بعد نمایاں ہوتی ہیں۔

انسداد مائیٹس پانی کے سپرے کرنے سے بھی کم ہو جاتے ہیں۔ یا ایتھیان او مائٹ کا سپرے کریں۔

چست تیلہ یا سبز تیلہ (Jassid)
امریکن اور ملائم پتوں والی اقسام پر اس کا حملہ زیادہ دیکھا گیا ہے دیسی کپاس پر اس کا حملہ کم ہوتا ہے۔ یہ پر دار کیڑا تکون نما سبزی مائل زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ ذرا سی جنبش پر دائیں بائیں حرکت کرتا ہے۔ بچے سوائے پروں کی عدم موجودگی کے مکمل کیڑے کے مشابہہ ہوتے ہیں۔ ہوا میں زیادہ نمی اور گرم موسمی حالات میں کیڑے کی افزائش تیزی سے ہوتی ہے۔ اس کا حملہ جون کے آخر اور اگست تک زیادہ ہوتا ہے۔ بچے اور بالغ دونوں پتوں کی نچلی سطح پر رس چوستے ہیں۔ جس کی وجہ سے پتوں کے کنارے گہرے پیلے زرد اور بعد میں سرخی مائل ہو جاتے ہیں۔

انسداد ٹیمارون یا تھایوڈان کسی ایک کا سپرے کریں۔

سفید مکھی (White fly) سفید مکھی مکمل پردار بہت چھوٹا جسم کا رنگ ہلکا زردی مائل اور سفید رنگ کے پاؤڈر سے ڈھکا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کیڑے کا رنگ سفید نظر آتا ہے۔ بچے چپٹے .بیضوی شکل کے ہلکے زرد یا سبزی مائل زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو کہ پتوں کی نچلی سطح پر چپکے ہوئے ہوتے ہیں۔ رس چوسنے کے علاوہ سفید مکھی اپنے پیٹ سے میٹھا لیس دار مادہ بھی خارج کرتی ہے۔ جس پر سیاہ رنگ کی الی (Fungus) لگ جانے سے پودے کے حملہ شدہ حصے سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ الی کی یہ تہہ بلا واسطہ پودے کی ضیائی تالیف (Photo Synthesis) میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ اس کی زندگی کا دوران موسم پر ہوتا ہے۔ ویسے تو سفید مکھی سارا سال ہر حالت میں کھیتوں میں موجود رہتی ہے۔ اور سال میں اس کی تقریباً بارہ نسلیں ہوتی ہیں۔ مادہ پتوں کی نچلی سطح پر علیحدہ علیحدہ انڈے دیتی ہے۔ اس وقت پاکستان میں سفید مکھی وائرس کا بھی موجب ہے۔ اس وقت جو وائرس موجود ہے وہ وائرس کی ایک جیمنی وائرس (Gemini Viruses) کے گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔ سفید مکھی کی خوراک بعض جڑی بوٹی اور سبزی باغات وغیرہ ہیں۔ مگر سن ککڑا اور کڑھل انتہائی مہلک پایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مرچ بھنڈی 'تر' کھیرا' ٹماٹر' کریلا' تربوز' سورج مکھی بیر آک رتن جوت وغیرہ پر بھی یہ مکھی پائی جاتی ہے۔ اول تو باغات کے قریب کپاس کو کاشت نہیں کرنا چاہئے اگر کرنا پڑے تو باغات میں تمام جڑی بوٹی کو ختم کرنا ہو گا۔ خالی کھیتوں یا ربیع کی فصلات میں کپاس کی پھوٹ Stubbles Sprouts کو ہر قیمت پر ختم کیا جائے۔

انسداد سفید مکھی کپاس کی پتہ مروڑ بیماری کے خلاف مکمل قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کی جائیں۔ سی۔ آئی۔ ایم 1100 سی آئی ایم 1448 اور ایف ایچ 634 کاشت کی جائیں۔ اگر کسی وجہ سے یہ اقسام کاشت نہ ہوں تو اس بیماری سے کم متاثر ہونے والی اقسام سی۔ آئی۔ ایم 240۔ سی آئی ایم 109 بی ایچ 36 نیاب 78 ایم ایچ 1329 اور کرشمہ وغیرہ کاشت کے لئے بھی موزوں ہیں۔ کپاس کی فصل پر رس چوسنے والے کیڑے مثلاً سفید مکھی تھرپس کے انسداد کے لئے دو گروپ زیادہ موزوں ہیں نمبر ایک میتھائیڈوفاس۔ مونو کر. ٹو فاس لیکن ڈائی میتھوایٹ گروپ بھی سفید مکھی کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے۔ یہاں تک کاربامیٹ گروپ کا تعلق ہے۔ اس کی ایک مرکب دوا میکازم ڈیڑھ پاؤنڈ استعمال کرنے سے سفید مکھی کے بچوں اور کیڑے پر مکمل کنٹرول دیتی ہے۔ نمبر 2 کاربائیٹ گروپ میں دانے دار ایلڈی کارب (ٹیمک کا پودوں کی جڑوں میں استعمال دنیا کے اکثر ممالک میں سفید مکھی کے خلاف بڑا کامیاب رہا ہے۔

تمام دوائیاں کپاس کے کیڑوں کا موثر کنٹرول کرتی ہیں۔ لیکن انہوں نے سفید مکھی کی قوت مدافعت کو بھی خوب ابھارا ہے۔ اس لئے صرف ان کو کاربائیٹ یا پائر تھیرائیڈز کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا چاہئے۔ باقی تھیا میڈوفاس گروپ کی مقدار موجودہ ہے۔ اگر پانی کا سپرے کیا جائے تو وہ بھی موثر ہو گا۔

مندرجہ ذیل ادویات سفید مکھی کے انسداد کے لئے کار آمد ثابت ہوئی ہیں۔

نمبر 1 پولو
نمبر 2 کانفیڈا اس ایس
نمبر 3 بیپروفیزن (Bopro-Fezine) جو کہ سفید مکھی کے علاوہ امریکن سنڈی پر بھی موثر کنٹرول کرتی ہے۔ بہرحال زیادہ بہتر پانی کا سپرے ہے جس کو بار بار استعمال کرنے سے سفید مکھی کا حملہ کم ہوتا ہے۔ کیونکہ سفید مکھی کا حملہ گرم موسم میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے پانی کا سپرے بہتر سمجھا جاتا ہے۔

کپاس پر سپرے کے لئے ہدایات

(1) دوا کی مقدار اتنی ہی رکھیں جو کہ بوتل پر درج شدہ ہیں۔
(2) اس بات کی تسلی کر لیں کہ مشین پہلے 2-4.D کے لئے استعمال تو نہیں ہوئی۔
(3) گندم کے کھیت میں اگر 2-4-D یا DM6 کا سپرے کیا ہے تو وہاں کپاس کاشت نہ کریں اگر کپاس کاشت کرنی ہے تو یہ دونوں سپرے گندم پر استعمال نہیں کرنے ہوں گے۔ کیونکہ یہ دونوں دوائیں کافی لمبا اثر رکھتی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ہم خدا تعالیٰ کو محدود نہیں سمجھتے۔ اور نہ خدا محدود ہو سکتا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کی نسبت یہ جانتے ہیں کہ جیسا وہ آسمان پر ہے ویسا ہی زمین پر بھی ہے اس کے دو قسم کے تعلق پائے جاتے ہیں ایک عام تعلق جو عام مخلوق کے ساتھ ہے اور ایک دوسرا خاص تعلق جو ان خاص بندوں کے ساتھ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو پاک کر کے اس کی محبت میں ترقی کرتے ہیں تب وہ ان کے ایسا قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ ان کے اندر ہی سے بولتا ہے۔ یہی اس میں ایک عجیب بات ہے کہ باوجود دور ہونے کے وہ نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے۔ وہ بہت ہی قریب ہے مگر پھر بھی نہیں کہہ سکتے کہ جس طرح ایک جسم دوسرے جسم سے قریب ہوتا ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی چیز بھی ہے۔ وہی سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے مگر پھر بھی وہ عمیق در عمیق ہے۔ جس قدر انسان سچی پاکیزگی حاصل کرتا ہے اسی قدر اس کے وجود پر اس کو اطلاع ہوتی ہے۔

محمد سعید احمد۔ لاہور چھاؤنی

مکرم محمد رفیق صاحب

والد محترم کا اسم گرامی مکرم محمد رفیق صاحب تھا۔ 1907ء میں ضلع سیالکوٹ کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ والدین کی سب سے چھوٹی اولاد تھے۔ ان کے بچپن کے وقت خاندان کے حالات بہت اچھے تھے۔ پھر سب سے بڑے بھائی کی وفات کے بعد مشکلات کا دور شروع ہوا۔ اپنی اولاد کے برسر روزگار ہونے تک ان نامساعد حالات سے نبرد آزما رہے۔ میٹرک کے بعد مزید اعلیٰ تعلیم کا حصول اسی وجہ سے ممکن نہ ہوا۔ اس محرومی نے ان کے دل میں عجب لگن پیدا کر دی تھی۔ باوجود محدود وسائل کے محترم والد صاحب نے فیصلہ کیا کہ اپنی تمام اولاد کو ممکنہ اعلیٰ تعلیم دلائیں گے۔ یہ ان کی زندگی کا مشن بن گیا۔ بہت محنت کی اور بے حد دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس جذبہ کو قبولیت سے نوازا اور ان کی اس مقصد کے لئے قربانیوں کو پیار کی نگاہ سے دیکھا۔ ہم تمام بہن بھائیوں نے اپنے تمام خاندان (دودھیال اور ننھیال) میں سب سے زیادہ اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ہماری اس کامیابی پر جہاں محترم والد صاحب کی اپنی اعلیٰ تعلیم سے محرومی کے احساس کا مداوا ہوا وہاں وہ وفات تک ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکر ادا کرتے رہے۔

غالباً 1938ء میں محترم والد صاحب نے اپنے اہل و عیال کو فیروز پور سے قادیان منتقل کر دیا تاکہ بچوں کی تعلیم و تربیت اعلیٰ درجہ کی ہو۔ خود ملازمت کے سلسلہ میں لاہور اور جالندھر رہے۔ تقسیم ملک تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ ہم گرمیوں کی تعطیلات میں والد صاحب کے پاس چلے جاتے۔ اس زمانہ میں قادیان کی آبادی کا بیشتر حصہ احمدی غرباء پر مشتمل تھا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں میں کافی تعداد میں طلباء کو فیس کی مختلف معیار کی رعایت دی جاتی تھی۔ خاکسار غالباً پانچویں جماعت میں زیر تعلیم تھا کہ طلباء کو فیس کی رعایت کی درخواستیں دیتے دیکھا۔ غیر شعوری طور پر اسے کوئی اعزاز خیال کرتے ہوئے یا اپنے والدین کی کم خوشحال مالی حالت کے پیش نظر میں نے بھی ایسی درخواست دینی چاہی جسے محترم والد صاحب نے سختی سے رد کر دیا۔

اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم اور تربیت کے لئے بھی والد صاحب کوشاں رہتے تھے۔ اس عاجز نے 1946ء میں میٹرک کا امتحان دیا تو والد صاحب نے حضرت مولوی ابو العطاء صاحب جو ہمارے حلقہ کے صدر تھے سے کلام الٰہی کا ترجمہ پڑھنے کی ہدایت کی۔ پھر پندرہ روزہ تعلیمی کلاس منعقد ہوئی تو اس میں شامل ہونے کی تاکید کی تاکہ امتحان کا نتیجہ نکلنے اور کالج میں داخلہ ملنے کے وقت تک خاکسار مصروف رہے۔

1946ء میں قادیان میں خاکسار کالج میں داخل ہوا تو سکول اور کالج کے ماحول میں فرق سے متاثر ہوا۔ مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے قریباً دو صد طلباء کالج میں داخل ہوئے۔ بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء میں تربیت کا وہ معیار نہ تھا جو قادیان میں رہنے والے احمدی طلباء کا تھا۔ قادیان میں رہنے والے ایک خاص قسم کی شریفانہ حجامت بنواتے تھے۔ انگریزی کٹ پسند نہیں کیا جاتا تھا۔ کالج کے ماحول کا پہلا منفی اثر میرا سر کے بالوں کا انگریزی کٹ بنوانا تھا۔ قادیان کے دوکاندار بہت اچھی روایات کے حامل تھے۔ ریتی چھلہ میں واقع ایک احمدی حجام کی دوکان سے خاکسار بال بنوایا کرتا تھا۔ احمدی باربر نے پہلے تو میرے بال انگریزی کٹ بنانے سے انکار کر دیا۔ پھر میرے اصرار پر بنانے سے قبل مجھے "وارننگ" دی کہ اس فعل کے نتائج کی تمام ذمہ داری خاکسار کی ہو گی۔ محترم والد صاحب ہفتہ وار تعطیل کے لئے لاہور سے قادیان آجاتے تھے۔ میرے انگریزی کٹ کو دیکھا مگر خاموش رہے جس سے میں نے ان کی پسندیدگی اور رضامندی ملنے کا تاثر لیا۔ دوسرے روز مجھے فرمایا کہ ذرا بازار چلنا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ شاید حسب سابق مہینہ بھر کا گھر کا راشن وغیرہ کی خریداری کرنا ہو گی۔ ہم دونوں بازار روانہ ہو گئے۔ ریتی چھلہ اسی حجام کی دوکان پر مجھے اندر لے گئے اور باربر سے کہا کہ میں ذرا آگے جا رہا ہوں' اس برخوردار کی ٹنڈ کر دو اور احمدی حجام نے مجھے اپنی "وارننگ" یاد دلاتے ہوئے فوراً تعمیل کر دی۔ اس کے بعد میں ہفتہ بھر کے لئے کالج نہ جا سکا مگر دینی شعائر کا احترام کرنا ہمیشہ کے لئے سیکھ لیا۔

1986ء میں خاکسار کے سب سے بڑے بیٹے عزیزم خالد سعید اور محترم والد صاحب کے سب سے بڑے پوتے کی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے میرے پاس راولپنڈی آئے ہوئے تھے۔ 8۔ دسمبر 86ء کو ولیمہ ہوا اور 9۔ دسمبر کو میرے محسن' بے حد پیار کرنے والے' دین و دنیا میں اولاد کی ترقی کے لئے مسلسل جدوجہد کرنے والے اور ان کے لئے شب و روز عاجزانہ دعائیں کرنے والے والد مکرم محمد رفیق صاحب اچانک عشاء کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ چند روز سے بخار تھا جس میں کبھی کبھی غنودگی ہو جاتی۔ تمام اہل خانہ باجماعت عبادت کر رہے تھے اور والد صاحب اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ عبادت کے بعد دیکھا تو ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ انہوں نے ساری زندگی اپنے مولا کریم پر بھروسہ کیا اور زندگی کے اختتام پر بھی اپنے مولا پر نگاہ رکھی۔ اکیلے ہی یہ سفر شروع کر دیا۔ اہل خانہ' عزیز و اقارب کو الوداع کہنے کا بھی موقعہ نہ ملا۔ شاید انہوں نے اپنے رب سے اپنی تیسری نسل کی عملی زندگی کے آغاز تک ہی مہلت مانگی تھی اور مہلت ختم ہو چکی تھی۔ انتظار ممکن نہ تھا۔ قریباً 80 برس کی عمر پائی۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ان پر نازل ہوں۔ خدا ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ ہمیں ان کی حسنات کا وارث بنائے۔ آمین۔ دوسرے روز ان کی میت ربوہ لے جائی گئی۔ جہاں وہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

آپ کا جنازہ پہلے بیت النور راولپنڈی میں پڑھا گیا پھر ربوہ میں تدفین سے قبل ادا ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت لندن میں جنازہ غائب پڑھایا۔ اور بڑے اچھے الفاظ میں ان کے متعلق اپنے ذاتی تاثرات بیان فرمائے۔

برطانوی پارلیمنٹ

ڈاکٹر صاحب نے بلڈ پریشر وغیرہ چیک کر کے دوائی لکھ دی اور کہا کہ آپ اپنا طبی ریکارڈ لے کر کل پونے دس بجے مجھ سے ملیں۔ کیونکہ اگر آپ دیر سے آئے تو میں بورڈ کی میٹنگ کی وجہ سے آپ سے مل نہیں سکوں گا۔ میں پونے دس بجے سے پہلے ہی وہاں پہنچ گیا۔ ڈاکٹر صاحب ابھی تشریف نہیں لائے تھے۔ سوچا کہ ان کے آنے تک کسی درخت کے سائے میں بیٹھ کر وقت گزارا جائے۔ چنانچہ جب پتہ چلا کہ وہ آگئے ہیں تو میں حاضر ہو گیا۔ دروازے پر پہنچا تو دربان نے کہا کہ میں تو آپ کو اندر نہیں جانے دوں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے کہا ہوا ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا افسر بھی آجائے اسے اندر نہ آنے دو جب تک میں نہ بلاؤں۔ میں نے گزارش کی کہ میں تو بڑا افسر نہیں ہوں۔ ایک معمولی سا کارکن ہوں لیکن مجھے ڈاکٹر صاحب نے وقت دیا ہوا ہے کہ فلاں وقت آپ آجائیں۔ دربان نے اس بات پر زور دیا کہ میں ہرگز آپ کو اندر نہیں جانے دوں گا۔ مجھے کچھ تھوڑی سی حیرانگی ہوئی کہ آخر بات کیا ہے۔ وہ بار بار یہی بات دہرا رہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہوا ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا آدمی بھی آئے تو میری اجازت کے بغیر اندر داخل نہ ہو۔ اجازت تو تبھی لیں گے نا جب انہیں اطلاع دی جائے گی کہ فلاں شخص آیا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ میرا نام تو بتائیں انہیں کہ میں آیا ہوں اور ان کے وعدے کے مطابق آیا ہوں۔ لیکن دربان اس بات پر اصرار کرتا رہا کہ نہیں میں دروازہ کھولوں گا ہی نہیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ ڈاکٹر صاحب کسی مریض (خاتون) کا معائنہ کر رہے تھے۔ اگر مجھے پہلے ہی یہ بتا دیا جاتا تو میں اصرار کیوں کرتا۔ لیکن بہرحال اس بات کا علم ہونے سے پہلے کہ ڈاکٹر صاحب کسی خاتون کا معائنہ کر رہے ہیں میں نے اپنی چھڑی سے تین دفعہ دروازہ کھٹکھٹایا۔ میری خواہش یہ تھی کہ بے شک اندر نہ جا سکوں لیکن ڈاکٹر صاحب کو پتہ تو چل جائے کہ میں یہاں پہنچ گیا ہوں۔ بہرحال جب میں نے چھڑی سے دروازہ کھٹکھٹایا تو ڈاکٹر صاحب نے دروازہ کھول دیا اور جس خاتون کا معائنہ کر رہے تھے وہ معائنہ کے بعد باہر آگئیں مجھے ڈاکٹر صاحب نے اندر بلا لیا۔ اور بیٹھتے ہی نہایت خوبصورت مسکراہٹ سے میرا استقبال کیا اور کہنے لگے کہ باقی باتیں تو بعد میں کریں گے پہلے ایک بات آپ کو بتا لوں۔ بتائیے۔ بات یہ ہے کہ کسی زمانے میں شائد ہنری ہشتم کے زمانہ میں برطانیہ میں بادشاہ سے بعض حقوق واپس لے لئے گئے تھے۔ اور یہ روایت ان کی ابھی تک چل رہی ہے۔ اب بھی بادشاہ یا ملکہ جو بھی ہو جب پارلیمنٹ کے سیشن میں شرکت کے لئے جاتے ہیں تو ان کے آگے آگے ایک آدمی ہوتا ہے۔ اور جب پارلیمنٹ والوں کو پتہ چلتا ہے کہ بادشاہ یا ملکہ آرہے ہیں تو وہ دروازہ بند کر لیتے ہیں اور یہ آدمی جو آگے آگے چلتا ہے یہ چھڑی سے تین دفعہ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے کہ بادشاہ حضور یا ملکہ جو بھی ہوں تشریف لائے ہیں اور سیشن میں شرکت کرنی چاہتے ہیں۔ کہنے لگے جب آپ نے اسی طرح تین دفعہ دروازہ کھٹکھٹایا تو مجھے یہ بات یاد آگئی۔ میں نے کہا کہ گویا آپ کو یہ احساس ہوا کہ شائد آپ کی پارلیمنٹ میں بادشاہ یا ملکہ آئے ہیں۔ خوب ہنسے۔ اور اس کے بعد انہوں نے میرا طبی ریکارڈ دیکھا اور مجھے دوائیں لکھ دیں اور کہا کہ اتنے دنوں کے لئے میں نے یہ دوا دی ہے اس کے بعد آپ پھر مجھ سے ملیں۔ ان کی یہ بات کہ برطانیہ کی پارلیمنٹ کی یہ روایت ہے کہ بادشاہ یا ملکہ جب آئے تو دروازہ بند کر دیا جاتا ہے اور کھٹکھٹانے پر کھولا جاتا ہے۔ بڑا لطف آیا۔ مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا آپ کو اس بات کا علم تھا۔ میں نے کہا کہ تاریخ تو میں نے پڑھی ہے لیکن اس بات کا مجھے علم نہیں تھا اور آپ نے اس بات کو میری طرف منسوب کر کے مجھے گویا بڑا اعزاز بخشا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ہنسے۔ اور اس ہنسی کے ساتھ ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔

(ن-س)

بقیہ صفحہ 3

سے یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ خدا ہمیں جس پر رکھے گا ہم اپنے واقف زندگی تعلق والے کو اس سے کم معیار پر نہیں رہنے دیں گے یعنی جماعت کے مطالبے کی بجائے بھائی اور بہنیں یا ماں باپ اگر زندہ ہوں اور توفیق رکھتے ہوں یا دیگر قریبی مل کر ایسا انتظام بنائیں گے کہ واقف زندگی بچہ اپنے زندگی کے معیار میں اپنے گھر والوں کے ماحول اور ان کے معیار سے کم تر نہ رہے۔ چنانچہ ایسے بچے جب زندگی کی دوڑ میں حصہ لیتے ہیں تو کسی قسم کا (Complex inferiority) یعنی احساس کمتری کا شکار نہیں رہتے اور امانت کا حق زیادہ بہتر ادا کر سکتے ہیں۔

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 17-2-89)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

واقفینِ نَو!

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

عنبرین صفدر بنت صفدر نذیر گولیکی ربوہ

لئیق احمد ابن شفیق احمد ربوہ

عافیہ مشہود بنت مشہود احمد طاہر ربوہ

لقمان احمد ابن محمد خورشید قریشی پنڈی دھو تھڑاں ضلع منڈی بہاؤالدین

عامر محمود ابن منصور احمد منہاس چک 166 مراد ضلع بہاولنگر

سفیر احمد محمود ابن کلیم احمد محمود لاہور

احمد وقار ابن عصمت اللہ چک پھور ضلع شیخوپورہ

خرم شہزاد احمد ابن ایم علی شان ناصر پیرانہ ضلع اٹک

ملک حماد احمد ابن محبوب احمد طاہر اسلام آباد

احمد سعید ابن حمید سنجوال کینٹ ضلع اٹک

محمد اعجاز ابن احمد دین اسلام آباد

سلمیٰ نزہت بنت حمید احمد سنجوال کینٹ ضلع اٹک

اطلاعات و اعلانات

گمشدہ پرس

○ ایک عدد کالے رنگ کا پرس جس پر سفید موتی لگے ہوئے ہیں اور اس میں -/575 روپے ہیں۔ لیہ کریانہ سٹور سے گول چوک تک کہیں گر گیا ہے۔ پہنچانے والے کو نقد انعام دیا جائے گا۔ جس کو ملا ہو براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچادیں۔

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ نرگس محمود صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب راجپوت دار الصدر غربی ربوہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 4- مئی 1997ء کو عمل میں آئی۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے ازراہ شفقت شرکت فرما کر دعا کروائی۔ قبل ازیں 8- مارچ 1997ء کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں عزیزہ موصوفہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم رانا منصور احمد صاحب آف جرمنی ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بعوض حق مہر چھ ہزار مارک پر فرمایا تھا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم منیر عباس قاضی ایس ایس جی پاک آرمی (ر) کو اللہ تعالیٰ نے 97-5-3 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام کمال عباس عطا فرمایا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود میاں محمد حسین صاحب کا پوتا اور میاں محمد عارف صاحب شیزان انٹرنیشنل لاہور کا نواسہ ہے۔ نومولود کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ پیر فیض عالم صاحب (وفات یافتہ) مورخہ 97-6-13 کو طویل بیماری کے بعد انتقال کر گئیں۔ ان کی میت اسی روز ان کے آبائی گاؤں موضع گولیکی ضلع گجرات لے جائی گئی اور تدفین آبائی قبرستان میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

بقیہ صفحہ 1

انعامات حاصل کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا رہے گا اس کا ہمیں پتہ نہیں لیکن ہمیں یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی یہی طریق رکھا ہے کہ آج (گزری ہوئی) کل سے بہتر اور آنے والی کل آج سے بہتر ہوگی۔

(از خطبہ 8- اکتوبر 1971ء)

خبریں

ربوہ : 21- جون-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ مسئلہ کشمیر اور دوسرے متنازعہ امور طے کرنے کے لئے سیکرٹری خارجہ کی سطح پر ہونے والے مذاکرات اسلام آباد میں شروع ہو گئے ہیں۔ صحافیوں کے سوالات کے جواب میں بھارت کے خارجہ سیکرٹری نے کہا کہ آغاز تو اچھا ہے لیکن انجام خدا جانے۔ مذاکرات شروع ہونے سے قبل دونوں سیکرٹریان خارجہ نے اپنی حکومت سے مذاکرات میں ہونے والے مسائل کے متعلق آخری ہدایات حاصل کیں۔ میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان نے اپنے وفد کو ہدایت کی ہے کہ کسی حالت میں بھی مسئلہ کشمیر کو نظرانداز نہ ہونے دیں۔ بھارتی سیکرٹری خارجہ نے مزید کہا کہ ہم نے نیک مقصد کے لئے مذاکرات شروع کئے ہیں۔ دونوں وزرائے اعظم امن و خوشحالی چاہتے ہیں اور ہم ان کی آرزو پوری کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے مقابل پر پاکستان کے سیکرٹری خارجہ نے کہا کہ مذاکرات خیر سگالی کے ماحول میں جاری رہیں گے۔

○ وفاقی وزیر خزانہ و اقتصادی امور سرتاج عزیز نے کمپیوٹر پر درآمدی ڈیوٹی میں کمی اور کتابوں اور رسائل پر سیلز ٹیکس ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم بجٹ پر خلوص دل سے عمل کریں گے اور کوئی منی بجٹ نہیں آئے گا۔ دفاع کے لئے رقوم کا تعین سربراہان افواج کے ساتھ مشورے سے کیا گیا۔ یہ ہماری منصوبہ بندی اور حکمت عملی کا پہلا قدم ہے۔ انہوں نے اپوزیشن لیڈر اور ان کے ساتھیوں کی بجٹ پر نکتہ چینی اور تنقید کے متعلق کہا کہ یہ تنقید برائے تنقید کے زمرے میں آتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ لوگ بتائیں کہ ملک کو دیوالیہ پن کے قریب کس نے پہنچایا۔

○ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں دن دیہاڑے سٹی بینک اسلام آباد میں ڈاکہ ڈالا گیا جس میں ڈاکو 41 لاکھ ڈالر اور کویتی دینار لوٹ کر لئے گئے۔ سیکورٹی گارڈ نے مزاحمت کی کوشش کی تو ڈاکوؤں نے اسے شدید زخمی کر دیا۔ ڈاکو کیشئروں سے کیش بیگ چھین کر عقبی راستے اترے اور کار میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے اپنا آپریشن صرف 7 منٹ میں مکمل کیا۔ اس ڈاکے کے سلسلے میں ایس ایس پی اسلام آباد نے کہا کہ یہ واردات مشکوک نظر آتی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اسلام آباد میں تین ہفتوں کے دوران یہ دوسری بڑی واردات ہے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ سیاست ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کا کھیل بنتی جا رہی ہے۔ اخبارات اور ٹی وی خبر پہلے دینے کی دوڑ میں الزامات کی تصدیق کرنے کی بھی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ انہوں نے مزید اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ ملک میں مہنگائی کے باعث نومبر سے مارچ 98ء کے درمیان عوام سڑکوں پر نکل آنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

○ لاہور سے نیویارک جانے والی پی آئی اے کی پرواز خوفناک حادثہ سے بال بال بچ گئی۔ پرواز کے فوراً بعد بوئنگ 747 جمبو طیارے کے ایک انجن میں آگ لگ گئی۔ پائلٹ نے انجن بند کر دیا۔ اور 291 مسافروں کو لے کر بحفاظت کراچی اتر گیا۔

○ وزیر مواصلات محمد اعظم ہوتی نے کہا ہے کہ اسلام آباد مری موٹروے منصوبے پر جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔

○ پاکستانی وزیر خارجہ گوہر ایوب خان وسطی ایشیا کی ریاستوں کے 3 روزہ دورے کے پہلے مرحلے میں قازقستان پہنچ گئے ہیں۔ وسطی ایشیا کے رہنماؤں کو افغانستان کی صورت حال پر اعتماد میں لیں گے۔

○ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایک دن ثابت ہو جائے گا کہ 97ء کے الیکشن میں بھی دھاندلی ہوئی تھی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی مہم "سرکاری" ہے۔ ایمل کانسی کی گرفتاری پاکستانی معاملات میں کھلی مداخلت ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں بجٹ پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے حزب اختلاف کے رکن سعید احمد ونیس نے کہا ہے کہ یہ میزانیہ واقعی تاریخی ہے کیونکہ پنجاب کی تاریخ میں اتنے زیادہ ٹیکس کبھی نہیں لگائے گئے۔ پنجاب حکومت نے ایک نہیں 4 ارب کے ٹیکس لگائے ہیں۔

○ امریکی سفیر تھامس ڈبلیو سائمنز جونیئر نے کہا ہے کہ امریکی سرمایہ کار پاکستان میں سرمایہ کاری میں بے حد دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور بجلی و توانائی کے شعبوں میں موجودہ حکومت کی بہتر پالیسیوں کے باعث سرمایہ کاری کے پرکشش مواقع موجود ہیں۔ بوائلر فائر کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امریکی سفیر نے کہا کہ لال پیر پاور پلانٹ دونوں ملکوں کے باہمی مفادات کا مظہر ہے۔

○ سابق وفاقی وزیر قانون اور سابق سینٹر سعید افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کا اتحادیوں سے معاہدہ جلد ٹوٹ جائے گا۔ احتساب ایکٹ فراڈ ہے۔ نواز شریف ذاتی مفادات کی سیاست کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم احتساب سیل کے انچارج سینٹر سیف الرحمان نے کہا ہے کہ احتساب بل کی کمزوریاں دور کرنے کے لئے ترمیم لائی جائے گی۔ وزیر اعظم نے حلیف جماعتوں اور مختلف طبقہ فکر کے ایکٹ پر اعتراضات کا سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر الٰہی بخش سومرو نے قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو کو قائد حزب اختلاف کی اور یجنل گاڑی فراہم کرنے سے انکار کر رہا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت دہشت گردوں کو جیلوں سے باہر لے آئی ہے۔ کراچی بیروت نہ بن جائے۔ حکومت دہشت گردوں کے خاندانوں میں پیسے تقسیم کر رہی ہے اور پولیس والوں کے حوصلے پست کر رہی ہے۔

○ شمالی افغانستان میں لڑائی شدت اختیار کر گئی ہے۔ سرکار مخالف متحدہ افواج کے طالبان پر حملوں میں تیزی پیدا ہو گئی ہے۔

○ گلبرگ لاہور میں ایک ہوٹل کے مالک کے گھر سے مسلح ڈاکوؤں نے 18 لاکھ لوٹ لئے ہیں ڈاکوؤں نے حافظ محی الدین کے گھر کے اہل خانہ کو یرغمال بنا لیا اور انہیں رسیوں سے جکڑ دیا۔ نقدی زیورات سامان اور گاڑی لے کر فرار ہو گئے۔

○ یہودی بستیوں کی تعمیر اور امریکی قرارداد کے خلاف الخلیل میں فلسطینیوں کے شدید مظاہرے جاری ہیں۔ فلسطینی مظاہرین نے اسرائیلی فوج پر خشت باری کی۔ فوج نے ربڑ کی گولیاں چلائیں۔ زخمیوں کی تعداد 100 تک پہنچ گئی ہے۔

○ کمبوڈیا میں 10 لاکھ افراد کے مبینہ قاتل پول پاٹ نے فوج کو گرفتاری دے دی ہے۔

○ ملک میں گرمی کے اضافے کے ساتھ پہاڑوں پر برف پگھلنے سے دریاؤں اور ڈیموں میں پانی کی صورتحال بہت بہتر ہو گئی ہے۔ تربیلا اور منگلا ڈیم میں خاطر خواہ پانی کا اضافہ ہوا ہے۔

○ قومیائے گئے بینکوں مالیاتی اداروں میں ملازمین کی چھانٹی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

○ وزیر اعظم کی ہدایت پر پی ٹی سی یکم جولائی سے ٹرنک کالوں کے نرخوں میں بیس فیصد کمی کرے گی۔

○ افغان بحران پر پاکستان اور قازقستان کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ بحران وسط ایشیائی ممالک کو متاثر کر سکتا ہے اس میں بیرونی مداخلت سے شدت آئی ہے۔ الماتا میں پاکستانی وزیر خارجہ گوہر ایوب خان سے قازقستان کے وزیر خارجہ نے کہا کہ وسیع البنیاد حکومت ہی بحران کا حل ہے۔

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان برقبہ دس مرلہ جسمیں بجلی پانی موجود ہے نزد بیت البشیر دارالعلوم جنوبی ربوہ برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ کیلئے : رانا لطف الرحمٰن خالد راجپوت
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
مستورات کے افادہ کیلئے لیکوریکس کیپسول کیلئے سٹاکسٹ درکار ہیں
ڈسٹری بیوٹرز:
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز
راجیکی روڈ۔ ربوہ

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے ویزٹ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - مال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ - مکان - زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379